آج ملک کے حالات کا جائزہ لیجئے تو صاف نظر آئے گا کہ موصوف نے جو پیش گوئی کی تھی وہ ایسی غلط نہ تھی، جنوبی ہند کی چار ریاستوں میں اور اب ریاست جموں وکشمیر میں الکشن کے موقع پر علاقائی پارٹیوں کا عظیم یا قابل ذکر اکثریت سے کامیاب ہو کر برسر اقتدار آجانا اور مرکز کی با اقتدار پارٹی (کانگرس۔ آئی) کا شکست فاش کھا جانا، اور پھر جنوبی ہند کی چار ریاستوں کا اپنی الگ ایک مشاورتی کونسل بنا لینا، ساتھ ہی پنجاب اور آسام میں رہ رہ کر جو طوفان اٹھ رہے ہیں، ان کو پیش نظر رکھئے اور غور کیجئے کہ یہ سب علامات ہوا کے کس رخ کا پتہ دیتی ہیں، یہ بالکل واضح طور پر دلیل ہیں کہ ملک میں علاقائی خود مختاری کے رجحانات تیزی سے ترقی کر رہے اور زور پکڑ رہے ہیں۔

پچھلے دنوں ریاست جموں وکشمیر میں اسمبلی کے لئے جو انتخابات ہوئے وہ بھی بڑے معرکہ آرا تھے، یہ دیکھ کر کہ شیخ عبد اللہ جو نیشنل کانفرنس کے بانی مبانی اور روح رواں تھے اب دنیا میں نہیں ہیں، کانگرس (آئی) نے ریاست پر دھاوا بول دیا۔ پارٹی کے بڑے بڑے سورماؤں نے وہاں مستقل ڈیرے خیمے ڈال دیئے اور ووٹ حاصل کرنے کے لئے ترغیب وترہیب کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا، خود وزیر اعظم بار بار وہاں پہونچیں، حسب معمول دورے کر کے نہایت اشتعال انگیز تقریریں کیں لیکن با ایں ہمہ نتیجہ وہی ہوا جس کی غالب توقع تھی، یعنی نیشنل کانفرنس واضح اکثریت سے کامیاب ہو گئی، الکشن کے بعد کانگرس (آئی) کے بعض ممتاز لیڈروں اور بعض مرکزی وزیروں نے کہا ہے کہ الکشن میں دھاندلی ہوئی ہے اور غیر قانونی ناجائز ذرائع کا عام اور کھلے بندوں استعمال ہوا ہے، ہم کہتے ہیں اگر واقعی ایسا ہوا ہے تو کانگرس کو قانونی چارہ جوئی کرنا چاہیئے، لیکن یہ حقیقت بہرحال باور کر لینی چاہیئے کہ الکشن جب کبھی ہوگا نتیجہ بہرحال یہی ہوگا کیونکہ اس سے انکار ممکن نہیں ہے